منہج سلف

تالیف ڈاکٹر آصف عمری حفظہ اللہ

ناشر: مرکز دار الہدی، اڈپی، ہند

منہج سلفِ صالحین سے انحراف

اسباب اور حل

تحریر

ڈاکٹر سید آصف عمری

DAR-UL-HUDA
UDUPI

مرکز دار الہدیٰ، اڈپی

© جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : منہج سلفِ صالحین سے انحراف، اسباب اور حل

مؤلف : ڈاکٹر سیّد آصف عمری

صفحات : 32

ایڈیشن : اول 2021ء

تعداد : 5000

طباعت : الہدیٰ پبلیکیشنز، دہلی

ناشر : مرکز دار الہدیٰ، اڈپی، کرناٹک (انڈیا)

Email: dar_ul_hudaudupi@yahoo.com

Web: www.darulhudaudupi.org

ملنے کا پتہ

DAR-UL-HUDA CHARITABLE TRUST®

#1, First Floor, Himalay Pearl, Udupi - Manipal Road

Kadiyali, Udupi, Karnataka - India, Pin: 576102

Cell: +91 9945565905

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ چند

وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ [الانعام:۱۵۳]

''اور یہ میرا سیدھا راستہ ہے لہٰذا تم اسی پر چلو، اور دوسرے راستوں پر نہ چلو، کیونکہ وہ راستے تم کو اللہ کے راستہ سے جدا کر دیں گے''۔

محترم قارئین! آج دین کے نام پر بہت سارے علماء، دعاۃ، تنظیمیں اور جماعتیں کام کر رہی ہیں جن میں سے اکثریت حقیقی دین اور منہج سے ناواقف ہیں، کچھ تو افراط وتفریط کا شکار ہیں، کچھ ایسے ہیں جو ائمہ مجتہدین کے اقوال وآراء ہی کو حرفِ آخر سمجھتے ہیں، کچھ ایسے ہیں جو اصولِ تفسیر سے ناواقف ہیں اور صرف قرآن فہمی کی فکر عام کرنے میں لگے ہیں، کچھ احادیثِ صحیحہ کو نظر انداز کر کے موضوع، ضعیف روایات کو دین سمجھ کر اس کی تبلیغ واشاعت میں لگے ہوئے ہیں، کچھ نوجوان تحقیق کے نام پر سلف صالحین کے منہج سے رُوگردانی کر کے مفکرین کی تقاریر وتحریر سے متاثر ہو کر دین اور شریعت کی عقلی انداز میں تفسیر کرتے ہیں اور کچھ فتنۂ خوارج میں مبتلا نظر آتے ہیں۔

میں نے اس کتابچہ میں سلف صالحین کی فکر اور منہج سے انحراف کے نقصانات، اس کے اسباب اور حل بھی پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

ایمان وعقیدہ بہت بڑی چیز ہے۔ صحیح ایمان وعقیدہ کے بغیر کسی کی نجات نہیں ہو سکتی۔ آج بہت سارے لوگ صرف اعمال پر توجہ دیتے ہیں اور وہ عقیدہ نہیں رکھتے جو قرآن وسنت اور طریقۂ صحابہ سے ثابت ہے بلکہ ہر مسلمان کا اپنا ایک عقیدہ ہے۔ اور کچھ لوگ اپنی دعوت و

تبلیغ میں نماز، تعلیم وتربیت اور تنظیم پر زور دیتے ہیں عقیدہ کو شامل نہیں کرتے، ان کا نظریہ یہ ہے کہ اگر عقیدۂ توحید کی بات رکھی جائے گی تو لوگ ہماری بات نہیں سنیں گے اور اس سے جھگڑے ہوں گے، ایسا کہنا اور کرنا سراسر انبیاءِ کرام کی دعوت کے خلاف ہے۔ سب سے پہلے عقیدہ کو درست کیا جائے گا یہی آخری رسول محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے یمن کے مقام پر بحیثیت معلم اور داعی بنا کر بھیجا تو نصیحت کی کہ ”تم سب سے پہلے لوگوں کو عقیدۂ توحید کی دعوت دینا جب یہ لوگ مان لیں گے تو نماز کا حکم دینا۔“ اسی لیے عقیدۂ توحید کا جاننا، سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

حقیقی اسلام کی دعوت سے آج بہت سارے لوگ ناواقف ہیں۔ دین سے منحرف نوجوان اور اسلام دشمن عناصر سماج و معاشرہ کے امن کو درہم برہم کر رہے ہیں، خوارج اور تکفیری فتنے عالم اسلام کے لیے بہت بڑا خطرہ ہیں۔ عقیدہ وفکر کی گمراہیاں دن بہ دن بڑھتی جارہی ہیں۔ فتنوں کے دَور میں قرآن وسنت کو تھامنا اور صحابۂ کرام کے منہج کو جاننا بہت ضروری ہے اور علم سیکھنے کے معاملہ میں یہ بات یاد رکھیں کہ علم انٹرنیٹ سے نہیں بلکہ مستند علماء سے حاصل کریں، کیونکہ علمائے حق کی صحبت اختیار کرنا اور ان سے علم سیکھنا آپ کو فتنوں سے بچائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی بھی حفاظت فرمائی اور اس کی تفسیر وتشریح یعنی حدیث کی بھی حفاظت فرمائی، کیونکہ دونوں وحیٔ الٰہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آخری نبی ﷺ پر قرآن اور حدیث دونوں چیزیں نازل فرمائیں اور صحابۂ کرام کو اللہ تعالیٰ نے رسولِ اکرم ﷺ کی صحبتِ مبارکہ اور دین کی نشرواشاعت کے لیے چن لیا تھا، اس لیے یہی خیر القرون ہے اور ان ہی کے منہج اور فہم کو اختیار کرنے میں نجات ہے۔

***

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمد للہ رب العلمین والصلاۃ والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین محمد وعلی اٰلہ واھل بیتہ ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین۔ امابعد!

اسلامی بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہید:

۱۔ اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰہِ الۡاِسۡلَامُ ''دین (ایمان، عقیدہ وعمل) اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے'' (آل عمران:19)

۲۔ فَاِنۡ اٰمَنُوۡا بِمِثۡلِ مَاۤ اٰمَنۡتُمۡ بِہٖ فَقَدِ اھۡتَدَوۡا ۚ وَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا ھُمۡ فِیۡ شِقَاقٍ ''پھر اگر وہ (سارے لوگ) اس جیسا ایمان لائیں جس پر تم (صحابہ کرام) ایمان لائے ہو تو یقیناً وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ انحراف کر جائیں اور پھر جائیں تو محض ایک ضد اور انتشار میں ہیں'' (البقرۃ:137)

✷ فرمان نبوی ﷺ: عَنۡ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنھا أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ: (مَنۡ عَمِلَ عَمَلًا لَیۡسَ عَلَیۡہِ أَمۡرُنَا فَھُوَ رَدٌّ) جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا قول وعمل نہیں تو وہ عمل مردود اور نا قابل قبول ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب الصلح)

✷ وتفترِقُ أمَّتی علی ثلاثٍ وسبعینَ ملَّۃً کلُّھم فی النّارِ إلّا ملَّۃً واحدۃً قالوا مَن ھیَ یا رسولَ اللّٰہِ؟ قالَ: ما أَنا علَیہِ وأصحابی. (أخرجہ الترمذی: ۲۶۴۱) اور میری امت تہتر (73) ملتوں میں بٹ جائے گی وہ سب کے سب جہنم

میں ہوں گے سوائے ایک ملت کے، لوگوں نے پوچھا اور وہ کون ہے؟ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔

دور حاضر ۱۴۴۲ھ مطابق 2021ء میں مسلمانانِ عالم کی دینی، ایمانی، اخلاقی، عائلی وسماجی صورتحال انتہائی ابتر اور افسوس ناک ہے ہر باشعور طبقہ اچھی طرح جانتا ہے اور شدت سے اس تباہی و بربادی، زوال، نکبت، ذلت، پسماندگی کا حساس بھی کرتا ہے آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ اکثریت مقصد حیات اور انجام آخرت سے غافل ہیں، وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (اعراف:۱۸۷) اور دوسری وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت اللہ پر ایمان رکھنے کے باوجود شرک میں مبتلا ہیں۔ وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ (یوسف:106)

خاتم الانبیاء محمد ﷺ نے پیشین گوئی فرمادی تھی: مَن يَعِشْ منكم فسيَرى اختِلافًا كثيرًا، فعليكُم بسنَّتي وسنَّةِ الخلفاءِ الرّاشدينَ المَهْديّينَ عضُّوا عليها بالنَّواجذِ، وإيّاكُم ومُحدثاتِ الأمورِ، فإنَّ كلَّ بدعةٍ ضلالةٌ۔ (الترمذی: ۲۶۷۶) تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت اختلافات دیکھے گا۔ (تو اس وقت) تم میرا طریقہ اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کا طریقہ لازم پکڑنا۔ اسے مضبوطی سے پکڑ لو اور اسے اپنے ڈاڑھوں سے تھام لو اور نئے نئے کام (دین میں) ایجاد کرنے سے بچو کیوں کہ دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

دین اسلام سارے انبیاء کرام کا دین رہا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اب قیامت تک سارے انسانوں کے لیے صرف اسلام ہی راہ ہدایت ونجات ہے۔ راستہ بھی ایک ہے، منزل بھی ایک ہے۔ وہ سیدھا راستہ صراط مستقیم جس کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول ﷺ کی زبانی ہمیں بتادیا: وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ''اور یہ کہ دین میرا راستہ

ہے جو مستقیم ہے سواس راہ پر چلو دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی۔" (الانعام:153)

تمام مسلمانوں کے لیے اصولی بات:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا "اے ایمان والو! فرماں برداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرماں برداری کرو رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اور تم میں سے اختیار والوں کی۔ پھر اگر کسی چیز پر اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ، اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف، اگر تمہیں اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام بہت اچھا ہے۔" (النساء:59)

دین وشریعت کے کسی بھی معاملہ میں تمہارے اپنے حکمرانوں، ائمہ اور بڑوں سے اختلاف ہو جائے تو تم اپنے اختلافات کا حل قرآن وحدیث کے ذریعہ تلاش کرو۔

منہج سلفِ صالحین کیا ہے؟

منہج طریقہ یا راستہ کو کہتے ہیں، منہج سلف صالحین یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین عظام تبع تابعین اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے ائمہ ومحدثین، دین کے فکر وفہم، فقہ وبصیرت، رکھنے والوں کو کہتے ہیں۔

منہج سلف عقیدہ وتوحید کی پختگی کتاب وسنت کی صحیح اور مکمل پیروی کا نام ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا: لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ "جو ارشادات لوگوں پر نازل ہوئے ہیں وہ ان پر ظاہر کر دیں" (النحل: 44)

(قرآن مجید اس لئے نازل کیا گیا تا کہ آپ ﷺ اسے کھول کھول کر بیان کر دیں جو لوگوں کی جانب نازل کیا گیا۔)

دین اسلام کی صحیح ،مکمل تعبیر وتشریح کا نام سلفیت ہے۔وہ منہج اور طریقہ اور وہ عقیدہ وعمل جو سلف یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نزول قرآن کے وقت رسول اکرم ﷺ کے قول وعمل سے سیکھا، سمجھا، دیکھا اور عمل کیا اور بعد والوں کو اسی عقیدہ عمل کی دعوت دی اور سکھایا جسے انہوں نے حرزِ جان بنا کر تاویل وتحریف ،تعطیل وتشبیہ،افراط وتفریط ، کے بغیر قولی وعملی طور پر اپنایا اور تابعین عظام نے بھی صحابہ کرام سے من وعن ان نصوص، اصل قرآن وسنت اور فہم کو حاصل کیا یہی سلفی منہج ہے۔

خصوصیات منہج سلف:

۱) خالص کتاب وسنت کا راستہ ہے۔
۲) سب سے بہترین طبقہ اور گروہ یعنی صحابہ کرام نے براہ راست رسول ﷺ سے سیکھا اور سمجھا۔
۳) یہی صراط مستقیم جنت کی طرف لے جانے والا راستہ ہے۔
۴) ہر قسم کے فکری وعملی انحراف شرک وبدعات سے پاک شاہراہِ عمل ہے۔
۵) امت اور انسانیت کے لیے ہر نئے مسائل ومشکلات کا صحیح حل اسی میں ہے۔
۶) یہ ساری انسانیت اور دنیا کے لیے امن وشانتی ،اخوت و بھائی چارہ، مذہبی رواداری، احترام انسانیت،فرقہ وارانہ ہم آہنگی ،الفت ومحبت، ہدایت ونجات کا ضامن ہے۔
۷) منہج سلف دین کے صحیح فہم وعمل کا نمونہ ہے۔
۸) کتاب وسنت کی فطری اور حقیقی تعبیر وتشریح ہے ۔فقہاء کرام کے اجتہادات و ترجیحات کا پاس ولحاظ ہے۔

۹) سلفیت ہی میں دین کی وسطیت واعتدال ہے۔

۱۰) غلو، افراط سے پاک صحابہ کرام اوراہل بیت کے ساتھ محبت ،مودت اور بے حد احترام بھی ہے۔

۱۱) روافض،خوارج، کے گمراہ کن عقائد،ظلم وجور سے برأت بھی ہے۔

۱۲) حق وباطل کے گڈ مڈ ہونے سے بچنے کی تلقین اورتاکید بھی ہے۔

۱۳) فقہاء کرام ومجتہدین وائمہ کے اجتہادات سے استفادہ کا ذوق بھی ہے اورتقلید جامد سے دور رہنے کا طریقہ بھی ہے۔

۱۴) شدت پسندی، مداہنت، مرعوبیت ومغلوبیت جیسے منافقانہ وصفات، افکار وخیالات سے حد درجہ اجتناب بھی ہے۔

۱۵) ہر دور کے فتنوں ،گمراہ کن افکار ،شخصیت پرستی، تکفیری فتوے ،انا پسندی تکبر تحقیر وتقصیر،خود پسندی وشہرت طلبی جیسے اخلاق رذیلہ سے احتیاط کرنے کا جذبۂ صالح بھی ہے۔

دورحاضر میں منہج سلف سے انحراف کے اسباب:

عصر حاضر میں بہت ساری تنظیمیں، جماعتیں اورفرقے جواپنے آپ کوکتاب وسنت کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ اور دعوت صرف کتاب وسنت ہے کیا یہ سچ ہےاور یہ کہہ دینا کافی ہے کہ ہم کتاب وسنت کو مانتے ہیں؟

لیکن سوال یہ ہے کہ کتاب وسنت کو ماننے ،سمجھنےاوراس پرعمل پیرا ہونے کا معیاراور کسوٹی کیا ہے۔ یہ بنیادی سوال ہے اس کا واضح اور صحیح جواب یہی ہے کہ قرآن اورسنت کو اس کے نزول کے وقت سمجھنے والے صحابہ کرام تھےاوراللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سابقون الاولون ،انصار ومہاجرین کے فضائل اوران کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ اگرساری

دنیا کے لوگ صحابہ کرام جیسا ایمان، وعقیدہ اور عمل اختیار کریں گے تو ہی ہدایت یافتہ ہوں گے اور نجات پائیں گے۔اور ان کو ہی طائفہ منصورہ،فرقہ ناجیہ امت وسط، سبیل المومنین ،اہل السنہ، اہل الحدیث، اہل الاثر کہا گیا۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ''اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے اور اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ مہیا کرر کھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے۔'' (التوبہ:100)

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ''اگر وہ تم جیسا ایمان لائیں تو ہدایت پائیں، اور اگر منہ موڑیں تو وہ صریح اختلاف میں ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے عنقریب آپ کی کفایت کرے گا اور وہ خوب سننے اور جاننے والا ہے۔'' (البقرہ:137)

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۭ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّھُمْ ۭ مِنْھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ''تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہے تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو اگر اہل کتاب بھی ایمان لاتے تو ان کے لیے بہتر تھا ان میں ایمان لانے والے بھی ہیں لیکن اکثر تو فاسق ہیں۔ (آل عمران:110)

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاۗءَ عَلَي النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۭ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِىْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ

يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ''ہم نے اسی طرح تمہیں عادل امت بنایا تا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم پر گواہ ہو جائیں جس قبلہ پر تم پہلے تھے اسے ہم نے صرف اس لیے مقرر کیا تھا کہ ہم جان لیں کہ رسول کا سچا تابعدار کون ہے اور کون ہے جو اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جاتا ہے گو یہ کام مشکل ہے، مگر جنہیں اللہ نے ہدایت دی ہے ان پر کوئی مشکل نہیں اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال ضائع نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ شفقت اور مہربانی کرنے والا ہے۔''
(البقرۃ:143)

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ، عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ''آپ کہہ دیجیے میری راہ یہی ہے، میں اور میرے پیروکار اللہ کی طرف بلا رہے ہیں، پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ اور اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں نہیں۔''(یوسف:108)

دعوت فکر کے لیے ہر آدمی کی سمجھ ،فکر اور سوچنے کا انداز الگ ہوتا ہے ۔قرآن وحدیث کو لوگوں کی عقل پر نہیں چھوڑ دیا گیا، کیوں کہ اس سے دین کی اصل باقی نہیں رہے گی اس لئے قرآن وحدیث کو سمجھنے کے لیے فہم سلف ضروری ہے۔قرآن وسنت پر عمل اور اس کی دعوت حقیقت میں اسی وقت درست اور صحیح ہوگی جب آپ سلفِ صالحین کے فہم ومنہج کے مطابق اس کو سمجھیں یہی امت کے اتحاد اجتماعیت اور خیر کا راستہ ہے اور گمراہی سے بچنے ،فتنوں سے نجات پانے دین سے منحرف ہونے سے بچنے کا یہی راستہ ہے اور اسی میں کامیابی نجات وغلبہ کی گیارنٹی دی گئی ہے۔

امت مسلمہ میں دین وشریعت سے دوری، انحراف کی وجہ یہی ہے کہ ہر فرقہ اپنے عقیدہ ونظریہ کو ہی صحیح سمجھتا رہا اور اندھی تقلید کرتا رہا کیوں کہ اس کو بچپن سے یہی سکھایا پڑھایا گیا کہ

چار اماموں میں سے کسی کا ایک امام کی تقلید واجب ہے۔ جب کہ قرآن وسنت، دور صحابہ، دور تابعین بلکہ ائمہ مجتہدین کے دور میں بھی کسی نے تقلید کا حکم نہیں دیا سب کی یہی دعوت اور مسلک تھا۔ "اذا صح الحدیث فھو مذھبی" جب صحیح حدیث مل جائے تو یہی میرا مذہب ومسلک ہے۔امت مسلمہ کی اکثریت قرآن وحدیث سے منحرف ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے قرآن اور حدیث کو مانا، ایمان لائے۔ مگر عمل اس کے برخلاف کئے ،بعض نے صرف "حسبنا کتابُ اللہ" ہمارے لئے صرف قرآن کافی ہے کہا۔بعض نے قرآن کی من مانی تفسیر وتاویل کی بعض نے اس کو صرف قرأت ، تجوید، تلاوت وسماعت کتاب شفاء اور تبرک حاصل کرنے تک محدود کر دیا، اس کو سمجھنا ضروری نہیں سمجھا بعض نے اپنی عقل کو معیار بنایا اور عقل کی کسوٹی پر قرآن کی آیات اور احادیث کو سمجھنے کی کوشش کی ،بعض نے احادیث کے معاملہ میں انحراف کیا۔ جو احادیث قرآنی آیات کے بظاہر خلاف معلوم ہوئی اس کو رد کر دیا، بعض نے ضعیف اور موضوع روایات ہی کو اپنے فکر وعمل کا معیار بنایا اور طرح طرح کی بدعات وخرافات کو رائج کیا۔ بعض نے شخصیات کے اجتہادات ،آراء، افکار ونظریات ہی کو حرف آخر سمجھا اور بعض نے اصل عقیدہ کو چھوڑ کر صرف فروعی اور اختلافی مسائل ہیں اپنی زندگیاں لگادیں اور اسی میں بے شمار کتابیں لکھ ڈالی مگر مسئلہ کا حل پیش نہیں کیا، شکوک وشبہات تذبذب کا شکار ہوئے ان سے صحیح عقیدہ اور منہج او جھل ہوکر رہ گیا۔ ملت اسلامیہ کے دین سے انحراف کی تیسری وجہ حُبُّ الدُّنیا، و کراھیۃُ الموتِ. (سنن أبي داود: ۴۲۹۷) دنیا کی محبت اور موت سے نفرت، ہر باشعور مسلمان جانتا ہے کہ ہر بُرائی کی جڑ دنیا کی محبت ہے اسی سے ہر فتنہ کی پشت پناہی ہوتی ہے، مال ودولت کی چاہت ،لالچ اور محبت ،آدمی کو نکمہ کنجوس، خود غرض ، بخیل ، بے دین اور گمراہ کر دیتی ہے ۔اور بسا اوقات حلال وحرام میں تمیز کے بغیر صرف خواہشاتِ نفس کی پیروی ہوتی ہے۔امت کی گمراہی، زوال اور انحراف کا سبب، حدود واللہ کو توڑنا بھی ہے۔ جان بوجھ کر حرام خوری صرف

نفس کی خواہش، جھوٹی شان اور لمبی آرزو حتی کہ اکبرالکبائر یعنی شرک بھی ہے۔ مصائب وآلام میں غیر اللہ سے استعانت غیر اللہ کے نام پر ذبح نذر و نیاز، قربانی، سودخوری، قتل، والدین کی نافرمانی، شراب نوشی، عورتوں کی بے حیائی، بے پردگی، فریب، جھوٹ، دھوکہ دہی حیلہ سازی اور شریعت کی مخالفت بے دینی بدعملی اور اللہ سے دوری، فکر آخرت سے غفلت، یہیں کہ عقیدہ کمزور اور تقویٰ و اخلاص کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ چوتھی وجہ کتاب وسنت اور منہج سلف سے انحراف کی، یہود ونصاریٰ کے طور طریقہ اور ان کے طرزِ زندگی کو اختیار کرنے اللہ کے غضب کے مستحق ہوتے ہیں۔ جیسے سود کو مختلف بہانوں اور حیلوں سے حلال کرنا، حجاب کو دقیانوسی سمجھنا ، ڈاڑھی کو معیوب بلکہ غیر واجب سمجھنا۔ مروجہ حلالہ کو جائز قرار دینا، جہاد، حدود وتعزیرات کو ظلم وتشدد سمجھنا۔

اہل السنہ (اہل حدیث) کا عقیدہ کے بارے میں منہج:

عقیدہ بنیاد ہوتا ہے اور عقیدہ کا تعلق انسان کے نیت اور ارادے سے ہوتا ہے جو انسان کی نیت اور ارادہ ہوگا وہی اس کا عقیدہ بھی ہوگا ایسا نہیں کہ عقیدہ و نیت کچھ اور ہو عمل کچھ اور عقائد صحیحہ اور، اعمال صالحہ کے ساتھ صحیح نیت اور مطابق شریعت اعمال ہی اللہ کے ہاں مقبول ہوں گے۔ جب تک عقیدہ و نیت درست نہیں ہوں گے ۔ اعمال، عبادات اور نیکیاں ہرگز قبول نہیں ہوں گی۔ عقائد واعمال کے بارے میں اہل السنہ کا منہج حسب ذیل ہے:

1) عقائد کے بارے میں صرف قرآن وحدیث پر ہی اکتفا کرنا۔

2) اہل حدیث عقائد میں صحیح احادیث کو ہی حجت مانتے ہیں اور اس بارے میں وہ متواتر اور آحاد کی کسی تقسیم وفرق کے قائل نہیں ہیں۔

3) نصوص (آیات واحادیث) کو فہم صحابہ اور ان کے اقوال پر منحصر ہے۔

4) ان چیزوں کو مان لینا جو وحی کے ذریعہ ثابت ہو، جو حقیقی طور پر غور و فکر کے بعد سمجھ میں آئے۔
5) علم کلام اور فلسفہ کی طرف مائل نہیں ہوتے اور اُمور غیب میں عقل کو دخل نہیں دیتے۔
6) ایک مسئلہ کے متعلق تمام دلائل کو جمع کرتے ہیں۔
7) وہ اللہ کے لئے کوئی ایسی صفت بیان نہیں کرتے جو صفت اللہ نے خود اپنے لئے یا پھر رسول ﷺ نے اللہ کے لئے بیان نہ کی ہو۔
8) اسماء وصفاتِ الٰہیہ کو ویسا ہی تسلیم کرتے ہیں جیسا اللہ نے اور اس کے رسول ﷺ نے بیان کیا ہے اس کی تشبیہ تمثیل اور تاویل نہیں کرتے۔

منہج سلف سے انحراف کرنے والے اہل بدعت کا منہج استدلال:

1) شرعی دلائل پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ عقائد میں بھی بے سند اور من گھڑت قصے کہانیوں سے عقلیات کے نام پر منطق وفلسفہ سے استدلال کرتے ہیں۔
2) معتبر اصولوں کا نہیں بلکہ متشابہات کی پیروی کرتے ہیں۔ اس منہج کے لوگ حدیث کا انکار کرتے ہیں۔
3) یہ لوگ صحابہ اور سلف صالحین کی تفسیر، ان کے آثار واعمال اور ان کی نصوص کو سمجھنے میں فہم وفراست سے ہر کسی پر اعتماد نہیں کرتے بلکہ فہم صحابہ سے دور رہتے ہیں۔
4) یہ عقائد میں بھی تاویلات پر اعتماد کرتے ہیں یہ اللہ کی شان میں وہ باتیں کہتے ہیں جو اس کے شایانِ شان نہیں ہیں یہ فتنوں کے دروازے ڈھونڈتے ہیں۔
5) یہ قرآن کی تشریح اپنی خواہشات سے کرتے ہیں۔
6) یہ صفات باری تعالیٰ کے بارے میں بدعی الفاظ استعمال کرتے ہیں جیسے جسم ہے عرض ہے اور خودساختہ اصولوں کی پیروی کرتے ہیں۔

صحابہ کرام کا فہم و منہج کی پیروی عقائد و اعمال کی گمرہیوں سے نجات ہے:

شریعت کے دو بنیادی مصادر ہیں قرآن وسنت ان دونوں کی وہی تفسیر وتشریح معتبر ہوگی جو صحابہ کے طریقے سے آئے اور طریقہ صحابہ ہی کو فہم یا منہج سلف کہتے ہیں۔

طریقہ صحابہ کو ایک جگہ سبیل المومنین بھی کہا گیا اور جو کوئی بھی طریقہ صحابہ کو چھوڑ دے گا۔اس کا انجام جہنم بتایا گیا۔اگر ہم غور کریں تو پتا چلے گا کہ طریقہ صحابہ کو اپنا کر ہر قسم کی گمراہی سے ہم بچ سکتے ہیں کیوں کہ طریقہ صحابہ وسبیل المومنین کی پیروی کا اللہ اور اسکے رسول کا حکم ہے صحابہ کرام دین کو سب سے زیادہ سمجھنے والے تھے۔وہ رسول اللہ کے شاگرد تھے ،صحابہ کرام کے سامنے ہی قرآن مجید کا نزول ہوا ،وہ ساری امت میں خیر القرون بہترین امت کہلائے صحابہ منہج ہدایت کا معیار ہیں۔صحابہ کرام کے طریقے کی پیروی امت میں اتحاد واتفاق کی بنیاد ہے۔طریقہ صحابہ ہی وسطیت (اعتدال) کا راستہ ہے ہر قسم کی بدعات سے پاک دور صحابہ کا تھا منہج صحابہ بالکل فطری منہج ہے۔یہ منہج مومنوں کے لیے رحمت ہی رحمت ہے، یہ منہج کسی پر ظلم کا قائل نہیں، یہ لوگوں پر ناحق ظلم سے ڈراتا ہے، یہ منہج بغیر کسی دلیل کے کسی بھی فرد یا فرقہ اور جماعت کو تکفیر (کافر کہنے) کا قائل نہیں۔

دین وشریعت کا علم کس سے حاصل کریں؟

قرآن مجید میں علم اور اہل علم کی فضیلتیں بیان کی گئی ہیں، دین وشریعت کا علم درحقیقت ہر مسلمان پر فرض ہے یہ علم عبادت ہے۔یہ عظیم نعمت ہے۔یہ علم ہی ہے جو مخلوق کو خالق سے جوڑتا ہے ۔اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر اور بھلائی چاہتا ہے اس کو دین کا فہم عطا کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ کی پہچان اور حلال وحرام میں تمیز کا ذریعہ علم دین ہے جو علم دین کے لیے کسی راستے پر چلتے ہیں انھیں جنت کا راستہ آسان ہوجاتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ علم کس سے حاصل کریں؟ علم دین امانت ہے، یہ بڑی بھاری ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے علماء ہی ہوتے ہیں قیامت کے دن علم کے تعلق سے سوال کیا جائے گا۔ لہٰذا طلباء نوجوانوں اور تمام مردوخواتین پر لازم ہے کہ وہ علم دین وہیں سے حاصل کریں جو علماء مستند پابند شریعت ہیں اور سلف صالحین کے طرز پر زندگی گذارتے ہیں قیامت کی نشانیوں میں یہ ایک نشانی ہے کہ علم کو اصاغر کے پاس تلاش کیا جائے۔ (شرح السنہ السلسلہ الصحیحۃ: 695)

ہمارے معاشرے میں کچھ ایسے نوجوان ہیں جو انٹرنیٹ سے سیکھتے ہیں اور ایسے خطباء اور مقررین کو اپنا استاذ یا معلم بناتے ہیں جو کہ سلف صالحین کے طرز پر علم نہیں جانتے یہ نہ شریعت کے بنیادی علوم سے واقف ہیں نہ فقہ، حدیث، تفسیر کے اصول جانتے ہیں۔ علامہ البانیؒ نے فرمایا کہ اصاغر سے مراد جاہل ہیں جو کتاب وسنت کا علم جانے بغیر ان کے حوالے سے گفتگو کرتے ہیں خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

(السلسلہ الاحادیث الصحیحہ ۲/۳۱۰)

افسوس ایسے جاہل اور کم علم لوگ، علماء کی تحقیر وتنقیص کرتے ہیں۔ اور دعوتی میدان میں بھی یہ لوگ طریقہ انبیاء کے خلاف صرف علم کلام اور منطق وفلسفہ کی اہمیت دیتے ہیں اور ان کے شاگرد بھی اسی طرز پر دین کی دعوت دیتے ہیں۔ قرآن وسنت سے زیادہ دیگر مذاہب کی کتابوں سے استدلال بلکہ قرآن کی تلاوت کی طرح پڑھتے ہیں نوجوانوں کا ایک بڑا طبقہ آزادانہ خیال کا حامل ہے وہ نہ علماء سے علم حاصل کرتے ہیں اور نہ اپنے طرز زندگی کو منہج سلف کے مطابق ڈھالتے ہیں بلکہ بعض تو اُلٹے سیدھے سوالات اور اندھی تقلید اور شخصیت پرستی میں خوارج کے نظریات اپناتے ہیں۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں: تم یہ دیکھو کہ تم علم کس سے حاصل کر رہے ہوں کیوں کہ یہ دین ہے۔

(الکفایۃ للخطیب: ۱۳۹)

دور حاضر میں کتنے ہی گمراہ فرقے اور شخصیات ہیں جن کی تقاریر محاضرات بیانات اور کتابوں سے اچھے خاصے پڑھے لکھے نوجوان اہل علم اور دینی مدارس کے فارغ التحصیل سند یافتہ علماء گمراہ ہوئے حد درجہ غلو افراط وتفریط کا شکار ہو گئے ،تنقید کے نام پر صحابہ کرام کی شان میں گستاخیاں کیں،عقل اور نیچر کو بنیاد بنایا اوراحادیثِ صحیحہ کاانکار کیا۔موضوع ،ضعیف اور اسرائیلی روایات پر عمل کیا ۔جیسے رافضی،خارجی،جہمی قدری،معتزلی، ماتریدی وغیرہ۔کچھ ایسے بھی مشہور ومعروف مقررین ،واعظین اور خطباء ہیں جن کا کوئی استاذ نہیں ۔انہوں نے صرف ذاتی مطالعہ سے اپنی معلومات میں اضافہ کرلیاان سے عامۃ المسلمین فتوے بھی پوچھتے ہیں ان کا مصدر ومرجع انٹرنیٹ ہے،حالانکہ حصول علم کے لیے صحیح طریقہ یہ ہے کہ طلبہ اہل علم مستند علماء سے علم سیکھیں ان کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کریں،کیوں کہ صرف کتابوں کے مطالعہ سے حقیقی علم حاصل نہیں ہوتا۔حصول علم کے لیے سلف کی کتابوں پر اعتماد کریں امام ذہبی طالب علم کو وصیت کرتے ہوئے کہتے ہیں ۔اے میرے بھائی تم اللہ کی کتاب کو لازم پکڑو،اس کو سمجھو ،پھر صحیحین (بخاری ومسلم)سنن نسائی،امام نووی کی ریاض الصالحین اوراذکار کا مطالعہ کرو۔(سیر اعلام النبلاء:۱۱/ ۳۴۰)

حصول علم کے لیے تسلسل وتدریج ضروری ہے ساتھ ہی ساتھ ،صبر، بلند ہمتی، جہد مسلسل کو اپنا شعار بنائے ۔طالب علم میں اخلاص ، وللّٰہیت ہونا چاہئے اخلاص نہ ہوتو علم بیکار ہے،اخلاص نہ ہوتو وہ علم وبال جان بن جاتا ہےاوروہ دنیا پرست بن جاتا ہے ،وہ اپنے علم اوردین کو دنیوی فائدے کے عوض بیچ ڈالتا ہے جو کچھ علم سیکھے اس پر عمل بھی کرے کیوں کہ علم درخت ہے عمل اس کا پھل ہے۔سلف کا معمول تھا جو وہ سیکھتے اس پر عمل کرتے تھے وہ بااخلاق اور کبار علماء کا احترام کرتے ہیں ۔معصیت اور گناہ سے بچتے ہیں۔

دعوت وتبلیغ میں سلف صالحین کا منہج:

دعوت دین امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے۔ دعوت کے دو اقسام ہیں:

1) مسلمانوں میں گمراہ عقائد، اخلاق واعمال کی اصلاح۔

2) غیر مسلموں میں اسلام کی دعوت، شکوک وشبہات کا ازالہ توحید کی دعوت۔

دعوت کے لیے علم ضروری ہے، دعوت کی بنیاد قرآن وسنت پر ہونی چاہئے نہ کہ دیگر مذاہب کی کتابیں، صرف حوالہ حسب ضرورت دے سکتے ہیں دعوت میں حکمت وموعظت ضروری ہے۔ داعی کو نرم مزاج، صابر، فہم وفراست والا ہونا چاہیے دعوت کا وہی طریقہ قابل قبول ہے جو رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کے طریقے کے مطابق ہو۔

جہاں تک ایک مسلمان کا فقہی مذاہب (مذاہب اربعہ) کی تقلید کا مسئلہ ہے اس سے متعلق یہ کہنا ضروری ہے کہ ایک مسلمان پر ان مذاہب کی تقلید فرض نہیں بلکہ تمام پر اتباع سنت فرض ہے، اتباع سنت سے امت کے سارے اختلافات ختم ہو سکتے ہیں۔ يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ''اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو اور رسول ﷺ کی اور تم میں سے اختیار والوں کی۔ پھر اگر کسی چیز پر اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول (ﷺ) کی طرف، اگر تمہیں اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام بہت اچھا ہے۔'' (النساء:59)

سلف صالحین کے منہج پر کارفرما داعیوں کو کسی بھی مسلک کے ائمہ ومقلدین سے تعصب رکھنے کی سلفیت دعوت نہیں دیتی۔ جدید مسائل (فقہ النوازل) میں بھی منہج سلف ضروری ہے، کیوں کہ اسلامی شریعت ہر زمان ومکان کے لئے ہے اور یہی وہ شریعت ہے

جو تا قیامت رہے گی۔ ان شاء اللہ

آج فتنوں اور فتوؤں کا بازار گرم ہے امت میں انتشار ہے دین کے مسائل میں بغیر علم کے کلام کرنا سب سے بڑا جرم ہے دور حاضر میں جہاں بے شمار مسائل ہیں ان میں انفرادی رائے اور فتوے اور اجتماعی فتوؤں کا لحاظ کیا جائے۔

منہج سلف کی ایک خصوصیت ہے کہ جن مسائل کا علم نہ ہو ان میں بغیر جھجک صاف کہہ دینا کہ "لا أدری" (میں نہیں جانتا) نصف العلم ہے سلف صالحین مسائل متحدہ میں اس بات کی پوری کوشش کرتے ہیں کہ ان کی وجہ سے امت میں انتشار پیدا نہ ہو۔ اور عوام فتنے میں نہ پڑ جائے۔

آداب اختلاف:

باہم اختلاف کا ہونا فطری امر ہے لیکن مخالفت، مخاصمت اور دشمنی نہیں ہوتی چاہیے اختلاف کے بھی کچھ اصول وآداب ہیں ان کا پاس ولحاظ رکھا جائے تو امت میں انتشار نہیں ہوگا۔

1) آپس میں حتی المقدور اختلاف سے بچنے کی کوشش کی جائے۔

2) اختلاف کی خبر کی صورت میں تحقیق کرنا چاہیے۔ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِن جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓا۟ أَن تُصِيبُوا۟ قَوْمًۢا بِجَهَٰلَةٍ فَتُصْبِحُوا۟ عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَٰدِمِينَ ''اے مسلمانو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کرلیا کرو ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذا پہنچا دو پھر اپنے لئے پریشانی اٹھاؤ۔''

(الحجرات:6)

3) مخالف کے ساتھ جس قدر ممکن ہو حسن ظن کا معاملہ کیا جائے، کیوں کہ بدگمانی اختلافات کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا ٱجْتَنِبُوا۟ كَثِيرًا مِّنَ ٱلظَّنِّ

إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ط أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّأْكُلَ لَحْمَ أَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط إِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ''اے ایمان والو! بہت بدگمانیوں سے بچو یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں اور بھید نہ ٹٹولا کرو اور نہ تم کسی کی غیبت کرو کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ (الحجرات:12)

4) اختلافی امور میں مودت، محبت، نرمی اور احترام کے ساتھ اہل علم کا آپس میں مذاکرہ مناصحہ احسن طریقہ سے ہونا چاہئے۔

5) فریق مخالف کی غلطیوں کو تلاش کرنے کی کوشش نہ کرنا شریعت نے منع کیا ہے۔

6) مختلف فیہ مسائل کے حل کے لئے فریقین پہلی فرصت میں کتاب وسنت کی طرف رجوع کریں۔ يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّأَحْسَنُ تَأْوِيْلًا ''اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اور تم میں سے اختیار والوں کی۔ پھر اگر کسی چیز پر اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف، اگر تمہیں اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے۔'' (النساء:59)

7) عظیم ہدف اور مقصد کو پانے کی غرض سے اختلافی امور میں شرکت کی جائے، خواہشاتِ نفس کا کوئی عمل دخل نہ ہو۔ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ''تاکہ حق کا حق اور باطل کا باطل ہونا ثابت کردے گو کہ مجرم لوگ ناپسند ہی کریں۔'' (انفال:8)

8) اچھے اسلوب اور اچھے انداز میں حسن اخلاق کے ساتھ گفتگو اور بات چیت کی جائے۔ وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا وَّذِى الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنِ وَقُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا وَّاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّيۡتُمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّنۡكُمۡ وَاَنۡتُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ

''اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ تم اللہ کے سوا دوسرے کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، اسی طرح قرابت داروں، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور لوگوں کو اچھی باتیں کہنا، نمازیں قائم رکھنا اور زکوٰۃ دیتے رہنا، لیکن تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ تم سب پھر گئے اور منہ موڑ لیا۔'' (بقرہ:83)

اُدۡعُ اِلٰى سَبِيۡلِ رَبِّكَ بِالۡحِكۡمَةِ وَالۡمَوۡعِظَةِ الۡحَسَنَةِ وَجَادِلۡهُمۡ بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ

''اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے بھکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے اور وہ ہدایت یافتہ لوگوں سے پورا واقف ہے۔'' (نحل:125)

الغرض: اختلافی مسائل میں ہمیں خندہ پیشانی، خوش دلی، الفت ومحبت اچھے اخلاق سے پیش آنا چاہیے بڑوں کی عزت کا خیال عفو درگذر اور حق کے قبول کا جذبہ ہونا چاہئے۔

تنقید وجرح کے رہنما اصول:

اکثر لوگ تنقید کا مقصد ہی نہیں جانتے تنقید برائے تنقید ہوتی ہے۔ حالانکہ اصلاح کے لئے ہونی چاہئے تنقید کا مقصد عیب جوئی، اور حقارت نہ ہو۔ تنقید زبانی ہو یا تحریری کھرے کھوٹے کی پہچان، صحیح اور غلط، حق وباطل کے درمیان تمیز کے لیے ہو۔ نقد وجرح کا

عمل دینی احساس کی بنیاد پر ہو۔ مقصود رضائے الٰہی ہو حسن نیت ہو ٹنشن ، ڈپریشن ، غصہ کے وقت کوئی تنقید نہ کی جائے ۔تنقید کا مقصد، خیر خواہی ہو، فتنہ وفساد نہ ہو۔ تنقید کا مقصد تعمیر اصلاح ہونی چاہئے ۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ''(یادرکھو) سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں پس اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرا دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے ۔'' (الحجرات:10) کسی فرد وجماعت پر تنقید وجرح کرتے ہوئے عدل وانصاف کا دامن نہ چھوٹے ۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۫ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ''اے ایمان والو! تم اللہ کی خاطر حق پر قائم ہو جاؤ، راستی اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤ کسی قوم کی عداوت تمہیں خلاف عدل پر آمادہ نہ کر دے عدل کیا کرو جو پرہیز گاری کے زیادہ قریب ہے، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے ۔'' (المائدہ:8) کسی کی غلطی بڑھا کر پیش نہ کریں ۔کسی پر حکم لگانے یا تنقید کرنے سے پہلے زبان کھولنے یا قلم چلانے سے پہلے اللہ کا ڈر ہونا چاہئے ۔ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ''(انسان) منہ سے کوئی لفظ نکال نہیں پاتا مگر اس کے پاس نگہبان تیار ہے ۔'' (ق:18) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ''اے ایمان والو! بہت بدگمانیوں سے بچو یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں اور بھید نہ ٹٹولا کرو اور نہ تم کسی کی غیبت کرو کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ۔ (الحجرات:12)

فتنوں کے دور میں منہج سلف:

اولاد آدم کی پیدائش کا مقصد ہی امتحان، ابتلاوآزمائش ہے فتنہ کے کئی معنی آتے ہیں۔ بلا، ابتلا، آزمائش، امتحان وغیرہ۔ یہ آزمائش سزا کے لیے تنبیہ کے لیے، عذاب کے لیے اور بھی گناہوں کے کفارہ یا اجروثواب میں اضافہ کے لئے ہوتی ہے۔فتنوں کی ابتداء نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں ہی پائی گئی تھی ۔اور فتنوں کی انتہا خروج دجال سے ہوگی۔ ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے زمانہ آپس میں بہت قریب ہوجائے گا۔علم اُٹھالیا جائے گا۔ اور فتنے غالب ہوتے جائیں گے بخیلی کا دور دورہ ہوگا۔ اور ہرج بڑھ جائے گا۔صحابہ نے پوچھا: ہرج کیا ہے؟ توآپ نے فرمایا: قتل وغارت گری۔

(منہج السلف فی التعامل مع الفتن:27)

فتنوں کے دور میں سلف صالحین کے منہج کے بغیر بچنا ناممکن ہے:

1) فتنوں کے واقع ہونے سے پہلے ہی شریعت کی پابندی اور فریضہ دعوت کی ادائیگی۔

2) فتنوں کے وقت حلم،صبر،فکر ونظر سے کام لیں۔جلد بازی سے بچیں،سخت مزاجی سے پرہیز کریں۔

3) کسی مسئلہ پر حکم لگانے سے پہلے صحیح اندازہ،تحقیق اور مکمل جانکاری حاصل کرلیں۔

4) فتنوں کے حالات میں حق پر جمے رہنا مسلمان کا فریضہ۔

5) فتنوں کے دور میں لوگوں کے ساتھ برتاؤ،انصاف ہی نہیں بلکہ فضل واحسان پر مبنی ہو۔

6) اجتماعیت،اتحاد اتفاق کو باقی رکھیں اختلافات سے اپنے آپ کو بچائیں۔کیوں کہ اجتماعیت رحمت اور فرقہ بندی عذاب ہے۔

7) فتنوں کے دور میں اپنی زبان کو بند رکھیں تنہائی فتنوں سے بچنے کا بڑا ہی مضبوط وسیلہ ہے۔

8) مومنوں سے تعلق مضبوط رکھیں اور اپنے آپ کو علماء سے قریب رکھیں۔

دورِ حاضر۔میڈیا وصحافت۔منہج سلف:

دور حاضر درحقیقت ہمہ گیر بلکہ عالمگیر فتنوں ،شر وفساد جرائم اور برائیوں کی آماجگاہ بن گیا۔اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے شر اور فتنوں سے بچائے آمین اس دور میں ایمان ،توحید وسنت پر عمل کرنا اور فتنوں سے بچنا آگ کو ہتھیلی میں لینے کے برابر ہے۔

سلفی منہج کو بہت سارے چیلنجز کا سامنا ہے جو خارجی بھی ہیں اور داخلی بھی قومی ،ملی ،مسلکی اور جماعتی بھی آج جس طرح اسلام مخالف طاقتیں اسلام کو مٹانے کے درپے ہیں اور اسلام کے پیروکاروں پر بنیاد پرستی دہشت گردی ،تفرقہ بازی شدت پسندی کا لیبل لگا کر بدنام کررہی ہیں ۔ان سب چیلنجز اور مشکلات کے ساتھ ساتھ ہمارے اندرونی مسائل ،چیلنجز بھی ہیں ان سب کا دفاع اور اصلاح وقت کی اہم ضرورت ہے۔آج سلفی منہج کو میڈیا اور صحافت کی سخت ضرورت ہے کیوں کہ سلفیت کی بنیادی دعوت توحید ورسالت اور فکر آخرت کی ہے۔وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ''تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف لائے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور برے کاموں سے روکے اور یہی لوگ فلاح اور نجات پانے والے ہیں۔''(آل عمران:104)يٰٓاَيُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۭ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ''اے رسول جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے پہنچا دیجئے۔اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ

کی رسالت ادا نہیں کی اور آپ کو اللہ تعالیٰ لوگوں سے بچالے گا بیشک اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ (المائدہ: 67) خبر رسانی درحقیقت ایک امانت ہے اور سچائی وصداقت کو امت اور انسانیت تک پہونچانا سلفیوں کی ذمہ داری ہے۔ آج سلفیت کے بارے میں جو غلط فہمیاں پائی جارہی ہیں وہ ناواقفیت کی وجہ سے ہے۔ اگر سلفیت کا صحیح تعارف اچھے انداز سے ہو تو خود بہ خود بہت سارے مسائل حل ہوں گے۔ سلفیت کو میڈیا کی ضرورت اس لئے بھی ہے کہ اس کے خلاف سب سے زیادہ میڈیا نے ہی ماحول بنایا ہے۔ میڈیا ذرائع ابلاغ کو کہا جاتا ہے اور جرنلزم (J o u r n a l i s m)(صحافت) بھی اسی معنی میں بولا جاتا ہے میڈیا جمہوری ملک کا چوتھا ستون ہے۔

میڈیا ہی کا کرشمہ ہے کہ آج ساری دنیا Globle village ایک گاؤں بلکہ ایک گھر میں تبدیل ہوگئی ہے۔ میڈیا کی کئی قسمیں ہیں mass media عوامی صحافت، معیاری صحافت Standard media زرد صحافت yellow media سنسنی خیز، پست ترین غلو آمیز خبریں، اخبارات، رسائل print media سوشل میڈیا Electronic media، یوٹوب، فیس بک، واٹس ایپ، انسٹا گرام، ٹیوٹر وغیرہ۔

آج دنیا میں جتنے بھی تغیرات اور انقلابات آرہے ہیں وہ سب میڈیا ہی کی وجہ سے ہے اس لئے ہم میڈیا کے بغیر اپنی بات اور سچائی کو نہیں پیش کر سکتے، یہ دراصل اسلام کے تعارف اور سلفیت کے پرچار کا ایک ذریعہ ہے۔

سلفی میڈیا کے چند اہداف ومقاصد ہیں۔ عقیدہ توحید، اسلامی ثقافت، تعلیمات اخلاقی اقدار اور کلمہ حق کو بلند کرنا۔ سماج ومعاشرہ کو کتاب وسنت کے رنگ میں ڈھالنے کی کوشش کرنا، سلفی دعوت کو مرحلہ وار جدوجہد کرتے ہوئے آگے بڑھانا، مصالح ومفادات کو محفوظ کرنا۔ مفاسد اور شر کے اسباب تلاش کر کے اس کا تدارک کرنا، دین، فرد ومعاشرہ کا دفاع کرنا، شعائر اسلام کے خلاف ہونے والی تحریر وتقریر کا جواب دینا۔ جھوٹی، بے بنیاد

خبروں افواہوں کی روک تھام کے لیے حقائق پیش کرنا۔

سلفی میڈیا کے پانچ بنیادیں اور اساس:

1) صداقت۔
2) دقت نظری، خبروں کی تحقیق۔
3) سنسنی خیز خبروں کو روکنا اور حقیقت کو من وعن پیش کرنا یہ امانت و دیانت کا تقاضہ ہے۔
4) اعتدال اور وسطیت سلفی میڈیا کا امتیازی وصف ہے۔ افراط وتفریط اور غلو سے پرہیز کرنا۔

سلفی میڈیا کا ضابطہ اخلاق:

میڈیا ایک امانت ہے ایک عظیم ذمہ داری ہے۔ لہٰذا اس ذمہ داری کے کچھ اصول اور ضابطے ہیں صرف مفید اور ضروری معلومات کی نشر واشاعت کرنا چاہئے، جو ملک وملت، جماعت اور انسانیت کے لیے فائدہ مند ہو۔

حقیقت بیانی اور راست گوئی سے کام لیں۔ موقع محل، فہم وفراست کا خاص خیال رکھیں۔ واقعہ اور خبر کی خوب چھان بین بھی کریں یاد رکھیں ہر سچائی قابل اشاعت نہیں ہوتی، فحش ومنکرات سے مکمل اجتناب، جانبداری طرفداری سے گریز کریں۔ افواہوں اور غلط پروپگنڈوں سے دوری آزادئ رائے اور مصالح خمسہ (دین، جان، مال، عزت، آبرو، عقل) کی رعایت ضروری ہے۔ خیر خواہی اور ہمدردی کا جذبہ نمایاں ہو۔ چاپلوسی اور منافقت جیسے رذیل اخلاق سے مکمل اجتناب کریں۔

میڈیا میں کرنے کے اہم کام:

سلفیت کے علمبردار، جمعیت اہل حدیث خود اپنا میڈیا ہاؤس اور پورٹل قائم کرے ۔ٹی وی چینل نیوز چینل، ویب سائٹ رسائل وجرائد کا اجراء پریس ریلیز کا اجراء۔

وحیٔ الٰہی کے مخالفین کا طرز استدلال اور طریقہ:

وحی الٰہی یعنی قرآن وحدیث کو اہمیت نہ دے کر اقوال ائمہ ومجتہدین، ان کے آراء وقیاس اور فلسفیوں کے اقوال کو اہمیت دیتے ہیں اور دین میں اس کو شامل کرتے ہیں یہ دراصل شریعت اور دین میں مداخلت ہے یہ شریعت سازی ہے جو کہ حرام ہے رسول ﷺ نے اپنی امت پر سنت اور منہج صحابہ کی پیروی کو لازم کیا۔اور اس کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیا۔اور دین میں نئے امور ایجاد کرنے سے منع کیا۔ کیوں کہ یہ بدعت ہے اور "كل بدعة ضالة" تمام بدعت گمراہی ہے۔(عرباض بن ساریہ،سنن ابوداؤد، کتاب السنہ)

وحیٔ الٰہی سے انحراف کی دوسری وجہ شریعت اور مصلحت کے درمیان موازنہ کرنا، یہ یقیناً اللہ اور رسول کی مخالفت ہے یہ کھلی گمراہی ہے۔وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا " اور (دیکھو) کسی مومن مرد وعورت کو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا یاد رکھو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بھی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں پڑے گا۔(الاحزاب:36)

کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے عقل کی بنا پر مصلحت کو اپنا عقیدہ بنالیا ہو۔ یا پھر اس کو شریعت میں کوئی نص موجودہ ہو مگر اس کو نظر نہ آئی، یا پھر اس نے اپنے نفس کو اپنا عقیدہ اور معیار بنالیا ہو۔انحراف کی ایک وجہ قیاس فاسد بھی ہے یاد رکھیں نص صریح (واضح دلائل

) کے مقابلہ میں قیاس کرنا صحیح نہیں ہے عمرو بن عاص ؓ سے مروی ہے۔آخری زمانے میں ایسے لوگ آئیں گے جو نص (قرآن وحدیث) کو اپنی آراء (قیاس) کے ساتھ ٹکرائیں گے ؟حضرت علی ؓ کا قول ہے: لوكان الدين بالرأى لكان اسفل الخف اولیٰ بالمسح من اعلاہ۔(کتاب الطہارہ)

شریعت میں منہج سلف سے انحراف کی ایک وجہ مداہنت اور نرمی اختیار کرنا ہے ۔تعصب وتنگ نظری کی بناء پر نصوص کی مخالفت کی کئی قسمیں ہیں:

1)قوم اور برادی کا تعصب، یہ چوتھی اور پانچوی صدی میں شروع ہوگئی اور امت چار مسالک میں بٹ گئی، حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اور بعض نے اپنے مفروضہ عقیدہ یا امام کے قول سے ٹکرانے والی آیت یا حدیث کو صرف تقلید شخصی کی وجہ سے ترک کردیا یا پھر اس کی تاویل کردی۔ اللہ تعالیٰ نے دین وشریعت میں فرقہ بندی اور گروہ بندی کرنے والوں پر سخت غصہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ ساری امت کو تاکید کردی۔ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ۭ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ''بیشک جن لوگوں نے اپنے دین کو جدا جدا کردیا اور گروہ گروہ بن گئے آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بس ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے پھر ان کو ان کا کیا ہوا بتادیں گے''(الانعام:159)

یقیناً جنہوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے اور وہ مختلف ٹولیاں ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان میں سے کسی چیز میں نہیں ہے۔

حل:

اسلام میں سارے مسائل کا آخری حل ہے۔کسی بھی قوم وملت میں جب تک اپنے آپ میں تبدیلی اور اپنی اصلاح کی فکر نہیں ہوگی تب تک میں قوم کی حالت کو اللہ

تعالیٰ بدلنے والا نہیں۔ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَمِنۡ خَلۡفِهٖ يَحۡفَظُوۡنَهٗ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰهِ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِهِمۡ‌ؕ وَاِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوۡمٍ سُوۡۤءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ‌ۚ وَمَا لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ مِنۡ وَّالٍ ''اس کے پہرے دار انسان کے آگے پیچھے مقرر ہیں، جو اللہ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں۔ کسی قوم کی حالت اللہ تعالیٰ نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اسے نہ بدلیں جو ان کے دلوں میں ہے اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کی سزا کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ بدلہ نہیں کرتا اور سوائے اس کے کوئی بھی ان کا کارساز نہیں'' (الرعد:11)

اُمت کے آخری لوگوں کی اصلاح نہیں ہو سکتی مگر صرف اسی طریقہ سے جس سے اس امت کے پہلے لوگوں کی اصلاح ہوئی تھی، پس جو چیز اس وقت دین کا حصہ نہ تھی وہ آج بھی دین کا حصہ نہیں بن سکتی۔ (الشفاء قاضی عیاض:2/676)

ہر دور کے مسائل، آفات، فتنوں، پریشانیوں گمراہیوں، ضلالت، کفر والحاد کا حل یہی ہے کہ امت اور انسانیت حقیقی دین جو کہ سب کا فطری دین ہے وہ ہے اسلام اسی کی طرف لوٹ کر آنا ہوگا۔

حقیقی اور سچے دین کی صحیح تشریح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اسلاف عظام کے ذریعہ ہوئی لہٰذا ان ہی کے نقش قدم پر چل کر امت فلاح پا سکتی اور عزت سربلندی حاصل کر سکتی۔

مقالہ کی تیاری میں مندرجہ ذیل کتابوں سے استفادہ کیا گیا:

- قرآن مجید۔
- احادیثِ نبوی۔
- منہج السلف فی التعامل مع الفتن۔
- الضوابط الشرعیہ لموقف المسلم من الفتن۔
- جرح وتعدیل، دکتور اقبال احمد بسکوہری

- نقد کے دینی اصول، الشیخ عبدالمعید مدنی۔
- منہج سلف صالحین، ابومحمد حسن بن علی البربہاری۔
- سلفی منہج، ناصرالدین البانیؒ، مترجم: طارق علی بروہی۔
- منہج سلف دنیا کے لیے رحمت مقالات علمائے کرام، تقدیم وتنسیق، دکتور سعید احمد عمری مدنی۔

❊❊❊

ہماری مطبوعات

وقف لله تعالى لا يجوز بيعه

یہ کتاب اللہ کے لئے وقف ہے اس کا بیچنا جائز نہیں ہے

مرکز دارالہدیٰ، اڈپی، ہند

DAR-UL-HUDA CHARITABLE TRUST®

#1, First Floor, Himalay Pearl,
Udupi - Manipal Road, Kadiyali, Udupi,
Karnataka - India, Pin: 576102

DAR-UL-HUDA UDUPI

Cell:+91 7337814400 - +91 9945565905
whatsApp: +966 507472706
Email: dar_ul_hudaudupi@yahoo.com
Web: www.darulhudaudapi.org

@ DAR-UL-HUDA,UDUPI